خبر و نظر

جولائی 2007ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

4 جولائی

امریکہ کا 231 واں یومِ آزادی

پاکستان میں نئی امریکی سفیر

این ڈبلیو پیٹرسن کی حلف برداری

امریکی نائب وزیر خارجہ جان نیگرو پونٹے اسلام آباد میں وزیراعظم شوکت عزیز سے مصافحہ کر رہے ہیں۔(فوٹو پی آئی ڈی)

امریکی اسسٹنٹ سیکرٹری برائے جنوب و وسط ایشیا رچرڈ باؤچر 16 جون کو اسلام آباد میں وزیر داخلہ آفتاب احمد شیر پاؤ سے ملاقات کر رہے ہیں۔(فوٹو پی آئی ڈی)

امریکی کانگریس کے وفد کے اراکین کا وزیراعظم شوکت عزیز کے ساتھ وزیراعظم ہاؤس اسلام آباد میں گروپ فوٹو۔(فوٹو پی آئی ڈی)

خبر و نظر

شمارہ 7 جولائی 2007ء

فہرستِ مضامین

4	قارئین "خبر و نظر" کے خطوط
5	پاکستان میں امریکہ کی نامزد سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کا مختصر سوانحی خاکہ
6	4 جولائی ۔ امریکہ کا یوم آزادی
8	فاٹا کا پائیدار ترقیاتی منصوبہ اور موجود امکانات
10	امریکہ: ایک فعال جمہوری ملک، جہاں صحافتی آزادی ہے
12	فارن سروس اکیڈمی اور پشاور یونیورسٹی میں ڈاکٹر فلپ گورڈن کا اظہارِ خیال
14	امریکی سفارتخانہ میں امن و آشتی کیلئے خصوصی دعائیہ تقریب
15	افغانستان کیلئے سابق امریکی سفیر رونالڈ نیومین کا دورۂ اسلام آباد
16	امریکی قونصل خانہ میں ممبروں کیلئے انفارمیشن ریسورس سینٹر دوبارہ کھول دیا گیا
17	امریکہ کیلئے پاکستانی آموں کی برآمد کے بارے میں ورکشاپ
18	امریکہ کی جانب سے 200 ملین ڈالر کی تیسری گرانٹ
19	فوٹو گیلری
20	نیویارک کی عمارات کی عکسی نمائش

ایڈیٹر ان چیف

الیزبتھ او۔کولٹن

پریس اتاشی

سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

ای میل: infoisb@state.gov

ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ

سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000

فیکس: 051-2278607

ڈیزائن

راجہ سعید احمد

اردو سرورق

پاکستان میں امریکہ کی نئی سفیر این ووڈ پیٹرسن 6 جولائی کو اپنے منصب کا حلف اٹھا رہی ہیں۔ امریکی سفارتخانہ کے ناظم الامور پیٹر بوڈی ایگزیکٹو آفس مینیجر کرسٹین ناپسو ہا کی مدد سے اُن سے حلف لے رہے ہیں۔ (فوٹو خبر و نظر)

قارئین خبرونظر کے خطوط

قابلِ دید سرورق

ماہنامہ ''خبرونظر'' کا پرانا قاری ہوں۔ جون کے شمارے میں اردو سرورق قابل دید و توجہ تھا۔ لنکن کارنر سے متعلق یہ جان کر خوشی ہوئی کہ پاکستان بشمول آزاد جموں وکشمیر کے، لنکن کارنر کا قیام عمل میں آیا ہے۔ امریکی سفارتخانہ کے ان اقدامات سے عوام میں علم و دانش اور آگہی کی شمعیں منور ہونگی۔ ''خبرونظر'' میرے طلبہ وطالبات کے لئے سفیرِ آگہی ہے جو ہر طرح سے علمی شعور کو بیدار کرنے میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔

سید محمد منصور عابدی

سکھر سٹی

کار آمد

جب میں ریڈیو پاکستان کے ایف ایم چینل لاہور کا سربراہ تھا تو باقاعدگی سے امریکی سفارتخانہ کا شائع کردہ رسالہ ''خبرونظر'' مجھے موصول ہوتا تھا۔ پچھلے سال میں ترقی پا کر اسلام آباد چلا گیا تھا لہٰذا اس شمارے سے محروم رہا۔ دو ماہ پہلے میں ریڈیو پاکستان کی ملازمت سے ریٹائر ہو گیا اور لکھنے لکھانے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اس لئے مجھے آپ کے معلوماتی رسالے ''خبرونظر'' کی باقاعدگی سے ضرورت ہے کیونکہ چند سالوں سے میں نے اس رسالے کو بے حد کارآمد پایا ہے۔ جون کا شمارہ کسی طرح مجھ تک پہنچ گیا جس میں شائع شدہ مواد نہایت ہی مفید اور معلوماتی ہے اور مجھے گزشتہ ایک سال کے شمارے نہ پانے کا بے حد افسوس ہے۔

گلزار عثمانی

لاہور

ادبی خوبصورتی کی کمی

اپنے بھانجے کے پاس آپکا خوبصورت رسالہ دیکھا۔ آپکا یہ رسالہ گیٹ اپ، کاغذ اور کمپوزنگ کے لحاظ سے بے حد خوبصورت ہے مگر میں اس کے مندرجات اور پالیسی کے بارے میں چند مشورے آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں: (1) اپنی ادارتی پالیسی کو اور بھی اوپن کیجئے۔ پاکستان میں جو تہذیبی رنگارنگی ہے اس حوالے سے اس میں فیچر بھی شامل کئے جا سکتے ہیں۔ (2) آپکے رسالے میں ادبی اور شعری خوبصورتی کی بھی کمی پائی جاتی ہے۔ (3) آپکے رسالے میں مذہبی ہم آہنگی کے بارے میں پڑھا۔ یہ ایک اچھا قدم ہے۔

نور الامین یوسفزئی

صوابی

سب سے دلچسپ

''خبرونظر'' کا جون کا شمارہ موصول ہوا۔ حسبِ معمول اس کے مضامین نہ صرف معلوماتی تھے بلکہ پاکستان کے اندر تعلیم، صحت اور انسانی ترقی سے متعلق امریکی حکومت کے جاری منصوبوں کی کارکردگی سے بھی آگاہی ہوئی۔ ترقی پزیر ممالک کے اندر امریکہ جیسی طاقت کے ایسے فلاحی منصوبے قابل تعریف ہیں۔ تعلیم کے میدان میں لاکھوں ڈالر کی امداد بھی قابل ستائش ہے۔ اہم بات اس امداد کا صحیح جگہ پر بروقت استعمال ہے۔ اس طرف توجہ نہ دی گئی تو امداد کے ثمرات کم ہو سکتے ہیں۔ جون کے شمارہ میں لنکن کارنر سے متعلق مضامین اور رپورٹیں سب سے زیادہ اہم اور دلچسپ ہیں۔ ہم نے اس شمارہ سے بعض رپورٹوں کی خبریں بنا کر اپنے ہفت روزہ تعلیمی اخبار ''اسکول لائف'' کے تازہ شمارہ میں شائع کیا ہے۔ اسی طرح ایک معلوماتی مضمون بعنوان ''لنکن کارنر- علم و آگہی کا ذریعہ'' بھی ایڈیٹوریل صفحہ پر شائع کر رہے ہیں۔

منور علی شاہد

لاہور

مبارکباد کا مستحق

''خبرونظر'' نہایت معلومات افزا رسالہ ہے۔ اس سے ہمیں پاکستان اور امریکہ کے موجودہ تعلقات کی نوعیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ امریکی سفارتخانہ بہر حال مبارکباد کا مستحق ہے کہ اتنا معلوماتی رسالہ ہر ماہ شائع کرتا ہے۔

زاہد حسین خان

کوئٹہ

سو فیصد اضافہ

میں ایک پسماندہ علاقہ ڈیرہ غازیخان کا رہائشی ہوں جہاں کئی سالوں سے سرداری اور جاگیرداری نظام مسلط ہے۔ میں آپ سب کا مشکور ہوں کہ مجھے ''خبرونظر'' ہر ماہ باقاعدگی سے موصول ہوتا ہے جس میں مجھے بہت سی تعلیمی، معاشی، اور معاشرتی معلومات مہیا ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں گزارش ہے کہ اس کے صفحات میں سَو فیصد اضافہ کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل ہوسکیں۔

امجد آفتاب خان

ڈیرہ غازیخان

معلومات کا سمندر

ماہنامہ ''خبرونظر'' معلومات کا ایک وسیع سمندر ہے۔ اسے پڑھ کر امریکی ثقافت اور لوگوں کے بارے میں صحیح معلومات سامنے آتی ہیں۔ یہ رسالہ پاک امریکہ دوستی میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ راقم ''خبرونظر'' کا مستقل قاری ہے اور میری خواہش ہے کہ اس ماہنامہ کو ہفت روزہ بنایا جائے۔

سردار عمران سلیم

کوٹلی، آزاد کشمیر

لائقِ تحسین

امریکی حکومت اور امریکی عوام کی عالمی سطح پر بالعموم اور پاکستان کے عوام کی فلاح و بہبود کیلئے فراخ دلانہ معاونت بالخصوص لائق تحسین ہے جسکا اندازہ گاہ بگاہ ''خبرونظر'' کے صفحات سے ہوتا ہے۔

عبدالواحد بلوچ

نوشکی

صدر نے

این ڈبلیو پیٹرسن

کو پاکستان کے لئے سفیر نامزد کر دیا

امریکی سینیٹ نے 28 جون 2007ء کو این وڈز پیٹرسن کی اسلامی جمہوریہ پاکستان میں امریکی سفیر کی حیثیت سے نامزدگی کی توثیق کی ہے۔

پاکستان میں اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے سے قبل این ڈبلیو پیٹرسن بین الاقوامی منشیات اور نفاذ قانون کے بیورو کی نائب وزیر خارجہ کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دے چکی ہیں۔ انہوں نے 2004ء سے 2005ء تک اقوام متحدہ میں امریکہ کے مشن میں پہلے نائب مستقل نمائندے اور بعد میں قائم مقام مستقل نمائندے کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔

سفیر پیٹرسن محکمہ خارجہ میں کیریئر منسٹر ہیں۔ سفیر پیٹرسن 2003ء سے 2004ء تک محکمہ خارجہ میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل رہیں۔ انہوں نے 2000ء سے 2003 تک کولمبیا اور 1997ء سے 2000ء تک ایلسلواڈور میں سفیر کے فرائض انجام دیئے۔

سفیر پیٹرسن نے 1973ء میں اکنامکس آفیسر کی حیثیت سے فارن سروس میں شمولیت اختیار کی۔ انہوں نے بین امریکی امور کے بارے میں پرنسپل ڈپٹی اسسٹنٹ سیکریٹری اور ڈپٹی اسسٹنٹ سیکریٹری کے علاوہ اینڈین امور سے متعلق آفس ڈائریکٹر کے طور پر فرائض انجام دیئے۔ مسز پیٹرسن 1988ء سے 1991ء تک جنیوا میں اقوام متحدہ کیلئے امریکی مشن میں پولیٹکل قونصلر رہیں اور انہوں نے 1984ء سے 1988ء تک سعودی عرب میں اکنامکس قونصلر کی حیثیت سے کام کیا۔ انہوں نے بین امریکی امور کے بیورو، انٹیلی جنس اور ریسرچ کے بیورو اور اقتصادی اور تجارتی امور کے بیورو سمیت مختلف شعبوں میں کئی دوسرے اقتصادی اور سیاسی عہدوں پر بھی خدمات انجام دیں۔

انہیں 1981ء اور 1988ء میں محکمہ خارجہ کے اعلیٰ ایوارڈ، 1977ء اور 1983ء میں بہترین کارکردگی کے ایوارڈ اور 1993ء میں صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ کولمبیا کی کانگریس نے ملک کیلئے ان کی خدمات کے صلے میں انہیں آرڈر آف دی کانگریس اور کولمبیا کی حکومت نے انہیں آرڈر آف بویاکا (Boyaca) کے ایوارڈ دیئے۔ ایلسلواڈور کی حکومت نے بھی ان کی خدمات کے اعتراف میں انہیں آرڈر آف جوز میٹیکس ڈیلگاڈو (Jose Matias Delgado) سے نوازا۔

سفیر پیٹرسن آرکنسا کے شہر فورٹ سمتھ میں پیدا ہوئیں۔ انہوں نے گریجویشن ویلزلے کالج سے کی اور انہوں نے یونیورسٹی آف نارتھ کیرولینا کے گریجویشن سکول میں تعلیم حاصل کی۔ وہ شادی شدہ ہیں اور ان کے دو بیٹے ہیں۔

4 جولائی

امریکیوں کے لئے ایک

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹر سن کے 4 جولائی کو اسلام آباد میں اُن کی رہائش گاہ پر ہونے والی تقریب سے خطاب کے اہم اقتباسات

4 جولائی کا دن امریکیوں کیلئے خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ میں خوش ہوں کہ مجھے پاکستان میں اپنے دوستوں اور اپنے امریکی ساتھیوں کی میزبانی کا موقع سب سے پہلے 4 جولائی کے دن ملا ہے۔ امریکہ اور پاکستان کی دوستی اور قریبی تعلقات کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ پاکستان کی آزادی۔ دونوں اقوام مصائب کے خلاف جدو جہد کے ذریعہ معرض وجود میں آئیں۔ دونوں ملکوں کی بنیاد نظریات پر مبنی ہے، جغرافیائی وجود پر نہیں۔ دونوں ممالک میں کئی نسل کے لوگ بستے ہیں اور یہ دونوں اقوام اب انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں شریک ہیں۔

آج امریکی دنیا بھر میں اِس طرح کی تقریبات میں اعلان آزادی کے پائیدار اصولوں کو یاد کرتے ہیں: کہ تمام انسان برابر پیدا کئے گئے ہیں، کہ انہیں اُن کے خالق کی جانب سے ایسے حقوق ودیعت کئے گئے ہیں جنہیں چھینا نہیں جا سکتا جس میں جان، آزادی اور خوشیوں کے حصول کی کوشش کرنا شامل ہیں۔ ان حقوق کے تحفظ کیلئے انسانوں میں حکومتیں قائم کی گئی ہیں جو اپنے عوام کی مرضی سے اختیارات حاصل کرتی ہیں۔

جب تھامس جیفرسن نے 1776ء کے گرم موسم میں یہ الفاظ تحریر کئے تھے تو ہم امریکیوں نے بطور ایک قوم ایک نامکمل مگر امنگوں سے لبریز سفر کا آغاز کیا تھا اور ہم بطور شہری 231 برسوں سے اس کے متعلق بحث و تمحیص کر رہے ہیں کہ ہمارے بانیان نے اعلان آزادی میں، ہمارے آئین میں اور حقوق کے قانون میں کس بات کی خواہش کی تھی جن کو تھامس جیفرسن نے آئین میں شامل کرنے پر زور دیا تھا۔

پاکستان میں اور کئی دوسرے ملکوں میں امریکی اب اور اپنی تاریخ کے بیشتر اوقات میں یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ ایک فرد کے حقوق اور اجتماعی سلامتی کے درمیان درست توازن کیا ہے۔

ہم نے اپنے ملکوں میں نسلی، مذہبی اور حال ہی میں تارکین وطن کی آبادیوں کے مسائل کے حل کی کوششیں کی ہیں۔ ہم نے ایک آزاد پریس کی تعریف، عام زندگی میں مذہب کے کردار اور حکومت کی مختلف شاخوں کی اضافی اہمیت کا تعین کرنے کی بھی کوششیں کی ہیں۔ یہ بحث و مباحثہ معمول کی بات ہے اور کسی بھی جمہوریت کا لازمی جزو ہے اور بیشتر امریکی اس بات پر یقین واثق رکھتے ہیں کہ ہمارے ادارے ان سوالوں کے درست جواب بالآخر معلوم کر لیں گے۔

جلد ہی امریکہ اور پاکستان میں انتخابات عوام کی رائے کی تجدید کریں گے۔ جس طرح ہم امریکہ میں اپنے نامکمل اداروں کو بہتر بنانے کیلئے کوشاں ہیں، اسی طرح ہم نے اپنے دوستوں کو اُن کے معاشروں اور اُن کے جمہوری اداروں کو فروغ دینے میں مدد دینے کا عزم کر رکھا ہے۔ اب جبکہ پاکستان جمہوری انتخابات کی جانب سفر پر گامزن ہے میں آپ کو اس عمل میں امریکہ کی مدد کی یقین دلاتی ہوں۔

گزشتہ ہفتے، صدر بش نے واشنگٹن ڈی سی میں اسلامی مرکز کی 50 ویں سالگرہ کے موقع پر اس مرکز کا دورہ کیا

خصوصی دن

تھا۔انہوں نے تنوع خصوصاً مذہبی عقائد کے تنوع کے بارے میں امریکہ کے مصمم عزم کا اعادہ کیا۔انہوں نے دین اسلام کو سراہا اور اس کیلئے احترام کا اظہار کیا جس نے صدیوں سے دنیا کو (اپنی خوبیوں) سے مالا مال کیا ہے اور جس کے امریکی پیروکار جو مسلم دنیا کے مختلف حصوں سے یہاں آئے ہیں امریکہ کے ایک قابل قدر جزو لاینفک بن چکے ہیں۔ صدر بش نے اس تقریب میں مسلم دنیا کے ملکوں کو خوشحالی، امن اور جمہوریت کی راہیں تلاش کرنے میں مدد دینے کے عزم کا بھی اعادہ کیا۔

میں خاص طور پر اس میدان کا ذکر کرنا چاہوں گی جس میں امریکہ کی اپنے دوستوں کی مدد کرنے کے بارے میں عزم وارادہ بالکل واضح ہے۔اکتوبر 2005ء میں جب پاکستان میں زلزلہ آیا تھا، امریکہ نے امدادی کارروائیوں اور بعد ازاں تعمیر نو میں پاکستان اور بین الاقوامی برادری کا ساتھ دیا۔ آج ہم زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں پاکستان کو تعمیر نو اور محفوظ تعمیر نو میں مدد جاری رکھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

گزشتہ دو ہفتوں کے دوران، امریکی پاکستان میں آنے والے طوفان کے نتیجہ میں ہونے والی انسانی جانوں کے ضیاع پر ملول ہیں۔ ہمارے دل اور ہماری دعائیں اس سانحہ سے متاثر ہونے والوں، ان کے خاندانوں اور پیاروں کیلئے ہیں۔امریکہ ان علاقوں کے لوگوں کو طوفان اور سیلاب کی تباہ کاریوں سے نمٹنے کیلئے مدد دینے کو تیار ہے۔

پاکستان امریکہ کا ایک کلیدی حلیف ہے۔ یہ ایک ایسا تعلق ہے جو محض انتہا پسندی کے خلاف جنگ میں مشترکہ کوششوں تک محدود نہیں ہے اگرچہ یہ کوششیں بھی نہایت اہمیت کی حامل ہیں اور نہ ہی پاکستان کا جغرافیائی محل وقوع اور نہ ہی امریکہ کا اپنے دوست کو مدد کرنے تک محدود ہے جس نے قدرت اور تاریخ کے ہاتھوں مصائب جھیلے ہیں۔ ہمارا تعلق مشترکہ اقدار پر اور اُن صولوں پر مبنی ہیں جو ہمارے بانیان نے بڑی خوبصورتی سے بنائے تھے یعنی تمام لوگوں کی زندگی، آزادی اور خوشیوں کے حصول کی خواہش۔

آخر میں، مَیں ایک بار پھر ریاست ہائے امریکہ کے 231 ویں یوم آزادی کے موقع پر امریکہ اور پاکستان کے درمیان پائیدار تعلقات کی اہمیت کا اعتراف کرتی ہوں۔خدا تعالیٰ ہم سب کو خوشحالی، امن اور آزادی سے ہمکنار کرے، جس کے ہم سب طلبگار ہیں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب جناب پرویز الٰہی، امریکی قونصل خانہ لاہور کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اور معروف کاروباری شخصیت جناب میاں اسد جمیل امریکہ کے 231واں یوم آزادی کا کیک کاٹ رہے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر سردار شوکت حسین مزاری اور پاکستان مسلم لیگ کی رکن صوبائی اسمبلی محترمہ لیلیٰ طارق بھی نمایاں ہیں۔(فوٹو خبر ونظر)

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے 6 جولائی کو لاہور میں امریکہ کے 231ویں یوم آزادی کی مناسبت سے منعقد ہونے والی ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے امریکہ کے پاکستان کے ساتھ پائیدار تعلقات کی ضرورت پر زور دیا۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی اور دیگر معزز شخصیات نے بھی امریکی سفارتکار برائن ہنٹ کی رہائش گاہ پر ہونے والی اس تقریب میں شرکت کی۔

برائن ہنٹ نے کہا کہ لاہور میں یوم آزادی منانا میرے لئے باعث مسرت ہے۔4 جولائی یوم آزادی سے بڑھ کر ایک دن ہے۔یہ دن ہمارے اس عزم کی تجدید کا دن ہے جو ہم نے اپنے بنیادی اصولوں کی سربلندی کیلئے کر رکھا ہے۔ان اصولوں میں آزادی، مساوات، قانون کی حکمرانی شامل ہیں اور جن کے باعث ہمارا ملک معرض وجود میں آیا۔

معزز مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے جناب برائن ہنٹ نے پاکستان اور امریکہ کے مابین مشترکہ نظریات اور اقدار پر زور دیا۔انہوں نے کہا کہ ہمارے بانیان آزادی اور خود مختاری۔کے اُن ہی اصولوں کی سربلندی کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے جن کی روشنی میں قائد اعظم محمد علی جناح کی زیر قیادت پاکستان قائم ہوا۔

وزیر اعلیٰ پرویز الٰہی نے امید ظاہر کی کہ امریکہ اور پاکستان کے عوام کے مابین تعلقات مزید مستحکم ہوں گے اور دونوں ملکوں کے درمیان دوستی کا رشتہ آنے والے وقت میں مزید مضبوط ہوگا۔

تقریب کا آغاز پاکستان اور امریکہ کے قومی ترانے بجا کر کیا گیا۔بعد ازاں موسیقی کے ایک بینڈ نے مہمانوں کو اپنے فن سے لطف اندوز کیا جبکہ مہمانوں کی خدمت میں روایتی امریکی کھانے پیش کئے گئے۔اس تقریب کو یادگار بنانے میں امریکہ کے متعدد کاروباری اداروں نے دل کھول کر معاونت کی۔

فاٹا

کا پائیدار ترقیاتی منصوبہ اور موجود امکانات

تحریر: جوناتھن ایڈیلٹن

وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں ''فاٹا'' کی پائیدار ترقی کے منصوبے کا سرکاری طور پر اجراء ایک خوش آئند بات ہے۔ یہ منصوبہ پشاور میں فاٹا سیکریٹریٹ نے تیار کیا ہے۔ اس میں فاٹا کے دور دراز لیکن بہت اہم محل وقوع رکھنے والے سرحدی علاقے کے مستقبل کی منصوبہ بندی کا جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے اور عملدرآمد کے لئے طریقہ کار بھی مرتب کیا گیا ہے۔ حال ہی میں اسلام آباد میں پاکستان ڈیویلپمنٹ فورم میں فاٹا کے امور خصوصی طور پر زیر غور آئے، جس سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ فاٹا کو کتنی اہمیت دی جارہی ہے اور اسے پاکستان کے ترقیاتی ایجنڈے میں کتنا ترجیحی درجہ حاصل ہے۔

پاکستان میں یو ایس ایڈ مشن فاٹا کے ترقیاتی منصوبے کی تیاری میں دلچسپی لیتا رہا ہے۔ دوسرے امدادی اداروں کی طرح ہم بھی اس اہم منصوبے پر عملدرآمد کے لئے پاکستان کے ساتھ قریبی اشتراک عمل کا عزم رکھتے ہیں۔

فاٹا میں کون سے ایسے شعبے ہیں، جن کے لئے یو ایس ایڈ اب اور مستقبل میں مدد دے سکتا ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے

خیبر ایجنسی فاٹا میں یو ایس ایڈ کے تعاون سے قائم شدہ اسکول میں طالبعلم بیٹھے ہوئے ہیں (فوٹو خبر و نظر)

جس کا جواب دیتے ہوئے کئی اہم امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

اول یہ کہ فاٹا کی ترقی کے لئے یو ایس ایڈ پروگرام کی دلچسپی کوئی نئی بات نہیں۔ مَیں جب جنوری 1985 میں یو ایس ایڈ کے ایک جونیئر آفیسر کے طور پر پہلی مرتبہ اسلام آباد آیا تھا تو یو ایس ایڈ نے قبائلی علاقوں کا ایک ترقیاتی منصوبہ شروع کر رکھا تھا، جو تربیت، آب رسانی اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے بارے میں تھا۔ 24 ملین ڈالر کا یہ منصوبہ 1982 میں شروع ہوا تھا اور اس پر 10 سال تک کام ہوتا رہا۔

فاٹا کے بارے میں حال ہی میں بین الاقوامی دلچسپی میں ذرائع ابلاغ کی وجہ سے اضافہ ہوا ہے، لیکن اس سے پہلے بھی یو ایس ایڈ فاٹا سیکریٹریٹ کے ساتھ مل کر کئی مفید پروگراموں پر عمل کر رہا تھا۔ اس کی وجہ واضح ہے: پاکستان میں یو ایس ایڈ پروگرام قومی نوعیت کا پروگرام ہے اور اس طرح فاٹا کو

یوایس ایڈ کے سینئر ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹر مارک وارڈ قبائلی علاقہ میں ایک ہیلتھ کلینک کا دورہ کررہے ہیں۔(فوٹو خبرونظر)

بھی ملک کے دوسرے حصوں کی طرح اس سے مستفید ہونے کا حق حاصل ہے۔

اس وقت فاٹا میں یوایس ایڈ کی مدد سے جو پروگرام چل رہے ہیں، گزشتہ دو برسوں کے دوران ان پر 6 ملین سے 8 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کی گئی ہے۔ تعلیمی شعبے کی ترقی کے لئے یوایس ایڈ نے لیڈی ٹیچرز کی تربیت کے لئے وظائف دیئے ہیں۔اس کے علاوہ 165 اسکولوں کی تعمیر بھی شامل ہے۔صحت کے شعبے میں یوایس ایڈ نے خواتین اور بچوں کی صحت کے مسائل اور صاف پانی کی فراہمی کے پروگراموں پر خصوصی توجہ دی ہے۔ جہاں تک اقتصادی ترقی کا تعلق ہے، یوایس ایڈ چھوٹے قرضوں کی فراہمی کے ایک پروگرام میں حصہ لے رہا ہے، اور ساتھ ہی فاٹا میں ماربل اور گرینائٹ کی جدید صنعت کی ترقی میں بھی مدد دے رہا ہے۔

دوم، فاٹا کے بارے میں ایک طویل المیعاد حکمت عملی کے لئے ایک نئی طرز فکر کی ضرورت ہے۔ یو ایس ایڈ فاٹا کے لئے جہاں اپنے موجودہ پروگراموں پر فخر کرتا ہے، وہیں متوقع اضافی فنڈز کی فراہمی کے پیش نظر اس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ فاٹا میں زیادہ مربوط اور منظم اپروچ اپنانے کی ضرورت ہے، تاکہ وہ ترقیاتی اہداف حاصل کئے جا سکیں، جو پائیدار ترقیاتی منصوبے میں مقرر کئے گئے ہیں۔

یوایس ایڈ کے نقطہ نظر سے کم از کم چار اجزاء ایسے ہیں، جنھیں ہم فاٹا کی پائیدار ترقی کے منصوبے کے لئے مد نظر رکھنا چاہتے ہیں۔ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ فاٹا کی ترقی کے لئے حکومت پاکستان نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے اور جس کا اظہار پائیدار ترقی کے منصوبے میں ہوتا ہے، اس کی مکمل حمایت کی جائے۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ پاکستان کے اداروں اور ماہرین کی خدمات سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے۔ تیسرا اصول یہ ہے کہ یہ حقیقت پیش نظر رکھی جائے کہ فاٹا کی ترقیاتی ضروریات ایک دن میں پیدا نہیں ہوئیں اور یہ ایک دن میں پوری بھی نہیں ہوسکتیں۔

خیبر ایجنسی میں یوایس ایڈ کے تعاون سے جاری فاٹا اسکول کنسٹرکشن پروگرام کے تحت حال ہی میں قائم کئے گئے سرکاری اسکول کے باہر طالبعلم کھڑے ہوئے ہیں۔(فوٹو خبرونظر)

ایک اہم اصول یہ ہے کہ ترقیاتی عمل میں وہاں کے لوگوں کو شریک کیا جائے۔ فاٹا سمیت کہیں بھی ترقی کی کوششیں اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتیں، جب تک اس کام میں وہاں کے لوگوں کو شریک نہ کیا جائے۔

سوم، فاٹا کے لئے یوایس ایڈ کے کسی بھی پروگرام کا ایک اہم مقصد یہ ہوگا کہ اداروں کو مضبوط بنایا جائے۔ترقیاتی کاموں کے لئے جہاں بجٹ رکھنا ضروری ہوتا ہے، وہاں یہ بات بھی ضروری ہوتی ہے کہ بجٹ کو استعمال میں لانے کے لئے منظم اداروں کی صورت میں انتظامات موجود ہوں۔یوایس ایڈ کے نقطہ نظر سے فاٹا کی ترقی کے کسی بھی نئے پروگرام میں ایک کلیدی پہلو یہ ہوگا کہ فاٹا میں ترقیاتی خدمات کے ذمہ دار اداروں کی استعداد کار میں اضافے کے لئے ٹھوس کوششیں کی جائیں۔ان میں فاٹا سیکریٹریٹ اور فاٹا کا ترقیاتی ادارہ بھی شامل ہے، جو حال ہی میں قائم ہوا ہے۔ اسی طرح نجی اور سرکاری شعبے کے درمیان مضبوط شراکت داری بھی بہت ضروری ہے۔

بلاشبہ پاکستان کے ترقیاتی کارکنوں کو فاٹا کی صورت میں آئندہ برسوں میں ایک بڑے چیلنج سامنا کرنا ہوگا۔لیکن اس کے ساتھ ہی یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ فاٹا کی ترقی میں جتنی دلچسپی اب لی جا رہی ہے، غالباً پہلے کبھی نہیں لی گئی اور اس کے لئے جتنے وسائل کی اب توقع ہے، پہلے کبھی نہیں تھی۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ فاٹا کی آبادی اور رقبہ تقریباً اتنا ہی ہے، جتنا شمالی پاکستان کے ان علاقوں کا، جو زلزلے سے متاثر ہوئے تھے۔جس طرح پاکستان نے اکتوبر 2005 کے زلزلے کے اثرات پر قابو پانے کے لئے وسیع اور موثر کام کیا، اسی طرح فاٹا کے لئے بھی مستقل مزاجی، طویل المیعاد منصوبہ بندی اور دور اندیشی کی ضرورت ہے، جس سے فاٹا میں بھی دوررس نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔

(جوناتھن ایڈیلٹن پاکستان میں یوایس ایڈ مشن کے ڈائریکٹر کے طور پر فرائض انجام دینے کے بعد اب رخصت ہو رہے ہیں۔ وہ مری میں پیدا ہوئے تھے۔انھوں نے اپنے بچپن کا کچھ حصہ شکارپور اور حیدرآباد میں بھی گزارا تھا۔ وہ پاکستان کے علاوہ یمن، اردن، جنوبی افریقہ، کمبوڈیا، قازقستان اور منگولیا میں بھی فرائض انجام دے چکے ہیں۔)

امریکہ: ایک فعال جمہوری ملک، جہاں صحافتی آزادی ہے

تحریر: رضا خان

صحافیوں کیلئے ایڈرورڈ آرمرو فیلوشپ (Edward R. Murrow Fellowship) پروگرام کے تحت دنیا بھر میں صحافتی شعبے کے ابھرنے والے لیڈروں کو امریکہ میں صحافتی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کی دعوت دی جاتی ہے۔ یہ محکمہ خارجہ، ایسپن (Aspen) انسٹیٹوٹ اور امریکہ کے ممتاز بارہ سکولوں کے درمیان سرکاری اور نجی شراکت کا پروگرام ہے۔

پاکستان سے اس سال مجھے اور میرے دو ساتھیوں کو ایڈرورڈ آرمرو فیلوشپ کیلئے نامزد کیا گیا۔ ہم پاکستان، بھارت، افغانستان، سری لنکا، بنگلہ دیش، نیپال اور کرغزستان کے نمائندہ 19 صحافیوں پر مشتمل جنوبی اور وسطی ایشیا کے گروپ کا حصہ تھے۔ کل گیارہ علاقائی گروپ تھے جن میں شامل 185 صحافیوں کا تعلق 129 ملکوں سے تھا۔

ہم 7 اپریل 2007 کی شام واشنگٹن ڈی سی پہنچے اور ڈلس (Dulles) انٹرنیشنل ائرپورٹ پر محکمہ خارجہ کے عہدیداروں نے ہمارا استقبال کیا۔ باہر بہت سردی تھی کیونکہ مشرقی ساحلی علاقے میں برفانی طوفان داخل ہو چکا تھا۔ واشنگٹن ڈی سی میں پہلے قیام کے دوران ہمیں میریٹ وارڈ مین پارک میں ٹھرایا گیا۔ اگلی صبح بیدار ہونے کے بعد ہم امریکی حکومت کی تشکیل کے بارے میں لیکچر سننے گئے جو جناب اکرم الیاس نے دیا تھا۔ اس لیکچر سے ہمیں امریکہ کے وفاقی، ریاستی اور مقامی حکومتوں کے پیچیدہ نظام کو سمجھنے میں مدد ملی۔ بعد میں ہمیں گائیڈ کے ذریعے واشنگٹن ڈی سی کی سیر کرائی گئی۔ ہم لنکن اور جیفرسن جیسی یادگاروں کے علاوہ ویت نام اور کوریا کی جنگ کی یادگاروں پر گئے ہمیں وائٹ ہاؤس اور کیپٹل ہل کی عمارتیں بھی دکھائی گئیں۔

پروگرام کا باضابطہ افتتاح 9 اپریل کو ہمارے ہوٹل کے کوٹیلین بال روم (Cotillion Ballroom) میں ہوا۔ بین الاقوامی وزیٹرز کے دفتر کی قائم مقام ڈائریکٹر مزنین بل نے تمام شرکاء کا خیر مقدم کیا۔ بعد میں تعلیمی اور ثقافتی امور کے بیورو کی اسسٹنٹ سیکریٹری مزدینا حبیب پاول نے سپاسنامہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایڈورڈ آرمرو فیلوشپ پروگرام، تمام بین الاقوامی وزیٹر پروگراموں میں سب سے زیادہ اہم ہے۔ انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ یہ پروگرام، وزیر خارجہ ڈاکٹر کنڈ ولیزا رائس کی خصوصی تجویز پر تیا کیا گیا ہے۔

10 اپریل ایک خاص دن تھا کیونکہ اس دن وزیر خارجہ کنڈ ولیزا رائس نے محکمہ خارجہ کے لوئی ہینڈرسن آڈیٹوریم میں مرو فیلوز سے خطاب کیا۔ انہوں نے یہ بات زور دیکر کہی کہ یہ فیلوشپ پروگرام، دنیا بھر کے صحافیوں کو امریکہ لانے کیلئے تیار کیا گیا ہے کیونکہ آزاد اور سرگرم ذرائع ابلاغ ہی جمہوریت کا اہم ترین ستون ہوتے ہیں۔ ان کے خطاب کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ گیارہ میں سے ہر گروپ کے ایک نمائندے نے سوال کیا۔ بعد میں شام کو ہمارے گروپ نے جنوبی اور وسطی ایشیائی امور کے بارے میں نائب وزیر خارجہ رچرڈ اے باؤچر سے ملاقات کی۔ اس موقع پر خطے کے بارے میں امریکی پالیس کے کئی امور زیر بحث آئے۔

واشنگٹن میں اپنے قیام کے باقی ماندہ حصے میں ہم نے سی این این سے پی بی ایس اور واشنگٹن پوسٹ سے رائٹر تک کے ممتاز صحافیوں کے ساتھ صحافتی مسائل کے بارے میں سیمیناروں میں شرکت کی۔ ان میں حکومتی امور میں شفاف طرز عمل اور اطلاعات کی آزادی جیسے مسائل پر بحث و مباحثہ ہوا۔ بروکنگز انسٹیٹیوشن اور ہنری ایل سٹمسن سینٹر میں خارجہ پالیسی کے ماہرین سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ہم ہاورڈ یونیورسٹی بھی گئے اور وہاں شعبہ صحافت کے طلبہ اور اساتذہ سے ملے۔

واشنگٹن ڈی سی میں ابتدائی قیام کے بعد ہم لاس اینجلس روانہ ہوئے۔ یہ ایسا شہر ہے جہاں ہالی وڈ کی وجہ سے جانے کے ہم سب متمنی تھے۔ ہم نے پاساڈینا (Pasadena) میں کورٹ یارڈ کے قریب میریٹ میں قیام کیا۔ ہمارے تعلیمی پروگرام کا اہتمام یونیورسٹی آف سدرن کیلی فورنیا کے انبرگ (Annenberg) سکول آف کمیونیکیشن کے اشتراک سے کیا گیا۔ لاس اینجلس میں ہفتہ بھر قیام کے دوران ہم نے مختلف مسائل کے بارے میں مباحثوں اور پریزنٹیشنز (Presentations) میں شرکت کی جن میں مذہب، عقیدے، سیاست اور ذرائع ابلاغ کے کردار، تارکین وطن کی کوریج اور امریکہ میں

جناب رضا خان، جو پاکستان ٹیلی ویژن لاہور سینٹر میں پروڈیوسر کرنٹ افیئرز ہیں، ایڈورڈ آرمرو فیلوشپ پروگرام کے سلسلے میں 2007 امریکہ گئے۔

تبدیلی کا عمل، سماجی انصاف، لاس اینجلس میں تارکین وطن کے معاشرتی مسائل، امریکہ میں سیاست، مختلف آبادیوں اوران کی ثقافتوں کے بارے میں رپورٹنگ اور جنوبی ایشیا کی میڈیا کوریج جیسے موضوعات شامل تھے۔ ان مباحثوں کے پینالسٹس (Panelists) میں لاس اینجلس ٹائمز، این پی آر ویسٹ، کے پی سی سی، کے اے بی سی۔ ٹی وی، ماہرینِ تعلیم اور سماجی کارکن شامل تھے۔ فیلڈ دورے بھی ہمارے پروگرام کا حصہ تھے جس کے تحت ہم نے آرٹیسیا میں کوریا ٹاؤن اورلٹل انڈیا جیسی جگہوں کی سیر کی۔

لاس اینجلس میں ہمارے قیام کا سب سے زیادہ یادگار حصہ ہالی وڈ اور یونیورسل سٹوڈیو پر مشتمل یونیورسٹی سٹی کی سیر تھی۔ ہم انتہائی مصروف تعلیمی پروگرام کے بعد کسی تفریحی موقعے کے بڑی شدت سے منتظر تھے۔ ہمارے کچھ ساتھیوں نے لانگ بیچ جیسے لاس اینجلس کے دیگر مقامات دیکھنے کیلئے وقت نکالا۔ ہمیں لاس اینجلس کا موسم اچھا لگا جو واشنگٹن ڈی سی کے مقابلے میں کچھ گرم تھا۔

لاس اینجلس کے بعد ہم مسی سی پی (Mississippi) کے شہر جیکسن گئے۔ ہم نے شہری حقوق کی تحریک اور خانہ جنگی کے ضمن میں جنوبی ریاستوں کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا۔ سچی بات یہ ہے کہ مسی سی پی کو پروگرام میں شامل کرنے پر ابتدا میں ہمیں حیرت ہوئی لیکن اس کے باوجود ہم نے وہاں بہت اچھا وقت گزارا۔ کئی عوامل نے اس ریاست میں ہمارے قیام کو یادگار بنا دیا۔ پہلی بات یہ کہ موسم بہت خوشگوار اور آسمان صاف تھا، دوسری یہ کہ یہاں کم ملاقاتوں اور مباحثوں کا منصوبہ بنایا گیا اور تیسری بات یہ کہ یہاں ہمیں سونے اور آپس میں زیادہ وقت گزارنے کا موقع مل گیا۔

درحقیقت، جیکسن میں ہم تمام انیس افراد نے رابطے کے طور پر اردو/ہندی استعمال کی، گانے گائے اور گپ شپ کی۔ مزید برآں، "جنوبی کرۂ ارض کی مہمان نوازی" سچ ثابت ہوئی۔ جیکسن میں افریقی نژاد امریکیوں کے ساتھ مل کر ہمیں گھر کا سا ماحول ملا۔ ہمیں یہ جان کر اچھا لگا کہ افریقی نژاد امریکی اپنے پر آشوب ماضی کے باوجود مسی سی پی میں زندگی کے تمام شعبوں میں سرگرم کردار ادا کررہے ہیں۔

جیکسن میں ایک ہفتہ آرام کے بعد ہم اپنے فیلوشپ کے آخری مرحلے کیلئے دوبارہ واشنگٹن ڈی سی گئے۔

واشنگٹن میں ہمارے آخری قیام کی سب سے اہم تقریب، محکمہ خارجہ کے لوئی اینڈرسن آڈیٹوریم میں موجودہ صحافتی مسائل کے بارے میں ایک روزہ سمپوزیم تھی جس کا اہتمام ایسپن انسٹیٹیوٹ نے کیا تھا۔ مباحثوں کے دوران مختلف موضوعات پر اظہار خیال کیا گیا جن میں امریکی ذرائع ابلاغ اور بین الاقوامی امور، صحافیوں کا کردار، درستی یا بھرپور اقدام، بین الاقوامی خبروں کی رپورٹنگ میں سرکاری پریس کے تعلقات اورصحافت پر نئے ذرائع ابلاغ کے اثرات شامل ہیں۔ ان مباحثوں میں سی بی ایس، وال سٹریٹ جرنل، نشریاتی بورڈ کے گورنرز، واشنگٹن ٹائمز، اے بی سی نیوز وغیرہ کے ممتاز صحافیوں نے حصہ لیا اور بعد میں انہوں نے ہم سے غیررسمی بات چیت کی۔ مباحثوں میں شریک تمام صحافیوں میں سے ایک سب سے نمایاں تھے اور وہ تھے واشنگٹن پوسٹ کے اسسٹنٹ مینیجنگ ایڈیٹر باب وڈورڈ۔ ہمارے جیسے غیر ملکی صحافی ان سے ملاقات کیلئے لپکے اوران کے ساتھ تصویریں بنوائیں کیونکہ واٹرگیٹ سکینڈل کو بے نقاب کرنے کیلئے تحقیقاتی رپورٹنگ میں وہ مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔

فیلوشپ کے اختتام سے پہلے ہم نے وائس آف امریکہ کی اردو سروس کا دورہ کیا۔ یہ ایک یادگار دورہ تھا کیونکہ اس میں ہمیں پاکستان سے تعلق رکھنے والے اردو سروس کے سینئر اور جونیئر صحافیوں سے ملاقات کا موقع ملا۔ وائس آف امریکہ کے ٹی وی پروگرام "خبروں سے آگے" اور وی او اے ریڈیو کیلئے ہمارے انٹرویو ریکارڈ کئے گئے۔ روانگی سے ایک دن پہلے ہم نے دوسرے گروپوں کے صحافیوں سے ملاقاتیں کیں اور آخری قیمتی لمحات اپنے گروپ کے ساتھیوں کے ساتھ گزارے۔ جنوب وسطی ایشیا کے بارے میں پروگرام آفیسر مز کولین فلیمنگ کے ساتھ فیلوشپ کی جائزہ ملاقات میں ہمارے گروپ کے صحافیوں نے پروگرام کی تعریف کی اور محکمہ خارجہ کی مہمان نوازی کو سراہا۔

روانگی کے موقع پر جذباتی مناظر دیکھنے میں آئے کیونکہ ہمارے گروپ کے صحافی ایک دوسرے کے دوست بن چکے تھے اوراس وقت ہر شخص جدا ہو رہا تھا۔ تاہم اس لمحے محکمہ خارجہ کی حقیقی معنوں میں تعریف کی گئی جس نے ہمیں اکٹھے ہوکر امریکہ آنے کا موقع فراہم کیا تھا۔ اگرچہ ہم ہر چیز کے شکرگزار تھے لیکن ہم نے پروگرام کے دوران معذرت خواہانہ رویہ نہیں اپنایا تھا۔ ہم میں بیشتر افراد نے اپنی رائے کا بھرپور اظہار کیا اور سوال د جواب کے مواقع پر سخت سوال کئے۔ میں نے اپنے طور پر مباحثوں میں شرکت کرنے یا سوال پوچھنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ میں ممکنہ طور پر بہتر انداز میں پاکستان کی نمائندگی کرنا چاہتا تھا اور میرے خیال میں، میں نے مناسب کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔

اس فیلوشپ پروگرام سے مجھے امریکہ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ سچی بات یہ ہے کہ بعض امریکی پالیسیوں کے بارے میں ہمارے خدشات کے باوجود اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ امریکہ میں جمہوریت فعال اور صحافت آزاد ہے جس کے تحت حکومت سے سخت سوال کرنے کی اجازت ہے اور ذرائع

ابلاغ حقیقی معنوں میں مملکت کے چوتھے ستون کے طور پر کام کرتے ہیں۔ امریکی لوگ عام طور پر کشادہ دل، شائستہ مزاج اور دیانت دار ہیں۔ ہم دن کی ملاقاتوں کے بعد اپنا زیادہ تر وقت گلیوں، ریستورانوں، دکانوں، پارکوں اور عجائب گھروں میں گزارتے تھے تاکہ عام امریکیوں سے میل جول ہو سکے۔ ہمیں وہ اسی طرح کے انسان لگے جیسا کہ ہم ہیں۔ کہیں بھی غرور یا تکبر کا ماحول نظر نہیں آیا۔ مذہبی اور ثقافتی تنوع حیرت انگیز تھا جس نے امریکہ کو حقیقی معنوں میں تارکین وطن کی سرزمین بنا دیا ہے۔

آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم کسی کے بارے میں جانے یا اس سے ملاقات کئے بغیر اس کے بارے میں نفرت یا تعصب کا شکار ہو جاتے ہیں اور یہ غلطی ہمیں زندگی میں کبھی نہیں کرنی چاہیئے۔ مجھے امید ہے اور میں یہ دعا کرتا ہوں کہ ذرائع دونوں جانب کی غلط فہمیاں اور تعصبات دور کریں گے جس سے امریکہ اور پاکستان کے عوام کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب لانے میں مدد ملے گی۔

''پاکستان ایک

امریکی خارجہ پالیسی کے ماہر ڈاکٹر فلپ گورڈن کا
اسلام آباد فارن سروس اکیڈمی، پشاور یونیورسٹی اور پشاور پریس کلب میں خطاب

خارجہ پالیسی کے امریکی ماہر ڈاکٹر فلپ گورڈن فارن سروس اکیڈمی میں اظہار خیال کرر ہے ہیں۔ اکیڈمی کی ڈائریکٹر جنرل محترمہ فوزیہ نسرین بھی اس موقع پر موجود ہیں۔ (فوٹو خبرونظر)

(فوٹو خبرونظر)

بروکنگز انسٹیٹیوشن میں امریکہ کی خارجہ پالیسی کے سینئر فیلو ڈاکٹر فلپ ایچ گورڈن نے 19 مئی 2007ء کو فارن سروس اکیڈمی، اسلام آباد میں ایک گول میز مباحثے کے دوران امریکہ اور پاکستان کے تعلقات پر اظہار خیال کیا۔ اس مباحثے کا اہتمام امریکی سفارتخانے نے کیا تھا اور اس میں پاکستانی سفارتکاروں اور سیاسیات اور بین الاقوامی تعلقات کے طلباء نے شرکت کی۔

ڈاکٹر گورڈن نے کہا کہ امریکہ، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کو اب بھی ایک اہم اتحادی ملک تصور کرتا ہے اور اس سے طویل المیعاد تعلقات کا خواہاں ہے۔ انہوں نے یہ بات زور دیکر کہی کہ امریکہ، افغانستان میں طالبان کے خلاف جنگ اس وقت تک نہیں جیت سکتا جب تک پاکستان اس بات کو یقینی نہیں بنائے گا کہ اس کی سرزمین پر ایسے لوگ اب پروان چڑھنا اور سرحد عبور کر کے افغانستان میں داخل ہونا بند ہوگئے ہیں۔

اهم اتحادی هے"

پشاور: بروکنگز انسٹیٹیوشن کے ڈاکٹر فلپ ایچ گورڈن نے کہا ہے کہ جنگ زدہ ملک افغانستان میں امن قائم کرنے کی غرض سے امریکہ کیلئے پاکستان کی امداد بہت اہمیت رکھتی ہے اور اس امداد کے بغیر افغانستان کبھی پر امن ملک نہیں بن سکتا۔

18 مئی 2007ء کو پشاور یونیورسٹی کے لنکن کارنر میں پاک۔امریکہ تعلقات کے بارے میں لیکچر دیتے ہوئے ڈاکٹر گورڈن نے کہا کہ ہم پاکستان سے القاعدہ اور طالبان کے مکمل خاتمے کیلئے مل کر کام کر رہے ہیں۔

بروکنگز کے سینئر فیلو نے کہا کہ یہ بات افسوسناک ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے اتحادی دہشت گردی کا شکار ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ معیشت کی بہتری پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جانی چاہیئے کیونکہ بیشتر مسائل کی بنیادی وجہ غربت ہے۔

ڈاکٹر گورڈن نے یہ بات نوٹ کی کہ دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں صدر پرویز مشرف امریکہ کے مضبوط اتحادی ہیں اور یہ کہ امریکی حکومت اس سلسلے میں حکومت پاکستان کی جرأتمندانہ پالیسیوں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

ڈاکٹر فلپ گورڈن پشاور پریس کلب میں خطاب کر رہے ہیں۔ امریکی سفارتخانہ کی پریس اتاشی الیزبتھ کولٹن اور پریس کلب کے صدر ریاض خان بھی نمایاں ہیں۔ (فوٹو خبرونظر)

(فوٹو خبر ونظر)

(فوٹو خبر ونظر)

امریکی سفارتخانہ کے زیر اہتمام

امن و آشتی کے لئے خصوصی دعائیہ تقریب

(فوٹو خبر ونظر)

امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد میں دنیا بھر میں امن و آشتی کے لئے 29 مئی 2007ء کو ایک خصوصی دعائیہ تقریب منعقد ہوئی۔ یہ تقریب صدر جارج ڈبلیو بُش کے اس باضابطہ اعلان کی روشنی میں منعقد کی گئی جس میں کہا گیا تھا کہ اس سال میموریل ڈے کو ''دعا برائے امن'' کے دن کے طور پر منایا جائے۔

سفارتخانہ میں منعقدہ ایک سادہ مگر پُر وقار تقریب میں قرآن کریم، تورات اور انجیل سے عربی، انگریزی اور اردو زبانوں میں اقتباسات اور ترجمے پیش کئے گئے۔ دنیا میں مستقل امن کے لئے اس دعائیہ تقریب میں امریکی سفارتخانہ کے تمام امریکی اور پاکستانی ملازمین نے شرکت کی۔

افغانستان کیلئے امریکہ کے سابق سفیر رونالڈ نیومین اسلام آباد میں صحافیوں کو بریفنگ دے رہے ہیں۔ (فوٹو خبرونظر)

افغانستان کیلئے سابق امریکی سفیر

رونالڈ نیومین

کا دورۂ اسلام آباد

اسلام آباد: افغانستان کیلئے سابق امریکی سفیر رونالڈ نیومین نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ جنرل پرویز مشرف دہشت گردی کے خلاف جنگ میں برابر متعلقہ شخصیت ہیں اور پاکستان اس جنگ میں ایک اہم اتحادی ملک ہے ۔16 مئی 2007ء کو اسلام آباد میں ایک اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر نیومین نے کہا کہ پاکستان اور افغانستان مشترکہ دشمنوں کے ہاتھوں اپنے بہت سے فوجیوں سے محروم ہو چکے ہیں۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ دہشت گردی سے نمٹنے کیلئے زیادہ سے زیادہ اقدامات کرے، تعاون جاری رکھے اور سخت محنت کرے۔

نیومین نے افغانستان سے نیٹو اور ایساف (ISAF) کے فوجیوں کی واپسی پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بات زور دیکر کہی کہ افغانستان میں موجودہ سیاسی نظام مستحکم کرنے کے عمل میں تقریباً جونتیس ممالک شامل ہیں اور واپسی کا کوئی بھی منصوبہ اس وقت تک زیرغور نہیں آسکتا جب تک افغان انتظامیہ، سول معاشرے کے اداروں اور بلدیاتی نظام کے استحکام، ہر قسم کی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کی صلاحیت رکھنے والی مضبوط افغان نیشنل آرمی کے قیام اور افغانستان کے کونے کونے میں امن و امان یقینی بنانے کی اہل پولیس کی تشکیل کے ذریعے حکومت کے استحکام کو یقینی نہیں بنا لیتی۔

لاہور کے

امریکی قونصل خانے میں ممبروں کیلئے

انفارمیشن ریسورس سینٹر

دوبارہ کھول دیا گیا

(فوٹو خبرونظر)

لاہور ۔ امریکی قونصل خانے نے 29 مئی 2007ء کو لاہور میں اپنے ممبروں کیلئے انفارمیشن ریسورس سینٹر (IRC) دوبارہ کھول دیا اور تحقیقی اور حوالہ جاتی سروسز کے استعمال کیلئے واک ان کی سہولت مہیا کردی۔

امریکی قونصل خانے کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے افتتاحی تقریب میں کہا کہ IRC، جو اخبارات، رسائل اور کتب کے علاوہ کمپیوٹر کے ذریعے حوالہ جاتی سروسز فراہم کرنے کی لائبریری ہے، امریکی سیاست، معیشت، تجارت، قانون، قانون سازی اور سماجی امور کے بارے میں وسائل مہیا کرے گا۔

تعلیم کے صوبائی وزیر میاں عمران مسعود نے اس موقع پر قونصل خانے کو مبارکباد دی اور امید ظاہر کی کہ ممبران اپنی تحقیقی اور حوالہ جاتی ضروریات کیلئے اس سہولت سے استفادہ کریں گے۔

IRC، سی آئی اے او نیٹ CIAONet (کولمبیا انٹرنیشنل افیئرز آن لائن)، ایبسکو ہوسٹ (EbscoHost)، فیکٹیوا لیکسز / نیکسز (Factiva Lexis/Nexis) اور پروکوئسٹ ڈائریکٹ (Proquest Direct) جیسے مخصوص آن لائن ڈیٹا بیسز تک مفت رسائی کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے سیاست، معیشت اور قانون کے شعبوں میں تقریباً 10,000 تحقیقی جرائد اور 7,000 اخباری وسائل تک رسائی ہو سکتی ہے۔

IRC کی رکنیت کیلئے کسی فیس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ رکنیت، اس سلسلے میں فارم پر کرکے اور قونصل خانے میں جمع کرا کے حاصل کی جا سکتی ہے۔ قونصل خانے کے اوقات کار پیر سے جمعے تک دن دس بجے سے سہ پہر چار بجے تک ہیں۔ پاکستانی اور امریکی تعطیلات پر قونصل خانہ بند رہے گا۔

صوبائی وزیر تعلیم عمران مسعود امریکی قونصل خانہ لاہور میں انفارمیشن ریسورس سینٹر کے دوبارہ کھولے جانے کا افتتاح کر رہے ہیں۔
امریکی قونصل خانہ لاہور کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اور شعبہ امور عامہ کی افسر کیتھلین ایگن بھی اس موقع پر موجود ہیں۔

امریکی قونصل خانہ لاہور کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ ضلع قصور میں پنجابی صوفی شاعر بابا بلھے شاہ کے مزار پر 17 مئی کو چادر چڑھا رہے ہیں۔ (فوٹو خبرونظر)

(فوٹو خبرونظر)

امریکہ کے لئے پاکستانی آموں کی برآمد

کے بارے میں ورکشاپ

(AP Photo)

پاکستان کے آم کے کاشتکاروں کو امریکہ میں آم کی مانگ اور برآمد کے طریقہ کار اور امکانات سے آگاہ کرنے کے لئے 21 مئی 2007ء کو ملتان میں ایک روزہ ورکشاپ ہوئی، جس کا اہتمام یوایس ایڈ نے کیا تھا۔ یہ ورکشاپ یوایس ایڈ کے منصوبے PISDAC کے تحت منعقد کی گئی، جس کا مقصد پاکستان کی چھوٹی اور درمیانی صنعتوں کی مقابلے کی صلاحیت بڑھانا ہے۔

لاہور میں امریکی قونصل خانے کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملتان نہ صرف ثقافتی ورثے سے مالا مال ہے، بلکہ یہ ایک اہم زرعی مرکز بھی ہے۔ یہاں کی آب وہوا اور جغرافیائی حالات دنیا کے بہترین آموں کی پیداوار کے لئے مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔

برائن ہنٹ نے امریکہ کی ان کوششوں کے بارے میں بتایا، جن کا مقصد پاکستان کے پھلوں کی پیداوار کے شعبے کا مضبوط بنانا ہے۔ انھوں نے جنوبی پنجاب میں پیدا ہونے والے آموں کے اعلیٰ معیار کو سراہا اور کہا کہ یوایس ایڈ نے یہاں ورکشاپ منعقد کر کے نہایت مستحسن فیصلہ کیا ہے۔ گزشتہ ماہ لاہور میں بھی اسی طرح کی ورکشاپ منعقد کی گئی تھی۔ یوایس ایڈ کی کوشش ہے کہ پاکستانی پھلوں کی صنعت کی برآمدی صلاحیت بڑھائی جائے۔

انھوں نے کہا مقابلے کی صلاحیت برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ پھلوں کی پیداوار کی ٹیکنالوجی کو جدید بنانے کا سلسلہ جاری رکھا جائے اور فصل اٹھانے کے بعد اس کی حفاظت اور پیک کرنے کی ٹیکنالوجی کو بھی بہتر سے بہتر بنایا جائے۔

PISDAC منصوبے کے ڈپٹی چیف یوجین ملر نے اس موقع پر کہا کہ PISDAC منصوبے کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں پھلوں کی پیداوار کے شعبے کو ترقی دینے اور اسے متنوع بنانے کے لئے مدد دی جائے، تاکہ پھلوں کے کاشتکار، اعلیٰ معیار کا پھل منڈی میں پہنچاتے رہیں، جو وہاں معیار اور قیمت دونوں لحاظ سے دوسرے ملکوں کے پھلوں کا مقابلہ کر سکے۔

ورکشاپ سے عالمی شہرت یافتہ ماہر چارلس ایڈملر نے بھی خطاب کیا اور بتایا کہ امریکہ کا محکمہ زراعت آموں کی امریکہ درآمد کے لئے کن شرائط کا خیال رکھتا ہے۔ خوراک، زراعت اور لائیو اسٹاک کی وفاقی وزارت نے پاکستانی آموں کی برآمد کی تازہ ترین صورتحال کے بارے میں بتایا۔

امریکہ کی جانب سے

ترقیاتی بجٹ میں اعانت کیلئے

200 ملین ڈالر کی تیسری گرانٹ

امریکی ناظم الامور پیٹر بوڈی اور وزیرِ مملکت برائے اقتصادی امور حنا ربانی کھر امریکہ کی جانب سے 200 ملین ڈالر کی براہ راست اقتصادی امداد کے سمجھوتے پر دستخط کررہے ہیں۔ یوایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز اور اقتصادی امور ڈویژن کے سیکریٹری ایم اکرم ملک بھی نمایاں ہیں۔(فوٹو خبرونظر)

امریکہ اور پاکستان کی حکومتوں نے 15 ِ جون 2007 ءکو اسلام آباد میں ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں ،جس کے تحت 2007ء کے مالی سال کے دوران پاکستان کے وفاقی سرکاری شعبہ کے ترقیاتی پروگرام (PSDP) کیلئے امریکہ کی جانب سے 200 ملین ڈالر (لگ بھگ 12 ارب روپے) کی براہ راست اقتصادی امداد فراہم کی جائے گی۔

دوطرفہ سمجھوتہ پر امریکی ناظم الامور پیٹر ڈبلیو بوڈی ، یوایس ایڈ کی نئی مشن ڈائریکٹر این آرنیز، وزیر مملکت برائے اقتصادی امور حنا ربانی کھر اور اقتصادی امور ڈویژن کے سیکریٹری ایم اکرم ملک نے دستخط کئے۔

امریکی ناظم الامور پیٹر بوڈی نے کہا ہے کہ حکومتِ امریکہ کو حکومتِ پاکستان کے ساتھ مل کر پاکستانیوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانے کیلئے مسلسل کام کرنے پر فخر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صحت کی بہتر سہولتوں کی فراہمی ، اقتصادی اور تعلیمی مواقع ، بہتر نظم ونسق میں اعانت اور تمام پاکستانیوں کی زندگیوں کے تحفظ کو یقینی بنانا پاکستان میں مسلسل ترقی کیلئے ایک مستحکم اور پائیدار بنیاد رکھنے میں ناگزیر ہے۔

یہ سمجھوتہ امریکہ کی جانب سے پاکستان میں انسانی وسائل میں سرمایہ کاری میں اعانت کیلئے پانچ سال (2005-09) کے دوران امریکی اقتصادی امداد کی 200 ملین ڈالر مالیت کی تیسری سالانہ قسط ہے۔ اس کے ذریعہ پاکستان کو اپنے کلی اقتصادی ماحول کو مستحکم کرنے اور انسانی وسائل اور نجی شعبہ میں ترقی میں سرمایہ کاری میں مدد ملی ہے۔

2007ء کے مالی سال کے اقتصادی اعانت کے فنڈ سے حکومت پاکستان کو تعلیم، صحت عامہ، صاف پانی اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو میں سرمایہ کاری کو بڑھا کر اپنے عوام کی ضروریات پورا کرنے میں مدد ملے گی۔ اس امداد کا اثر 2006ء کے مالی سال میں واضح طور پر نظر آیا جب مالی سال 2005ء کی بہ نسبت تعلیم کیلئے مختص بجٹ میں 55 فی صد، صحت عامہ کیلئے 19 فی صد اور صاف پانی کیلئے فنڈز میں 100 فی صد اضافہ کیا گیا۔

امریکہ پاکستان کو سب سے زیادہ دوطرفہ امداد فراہم کرنے والا ملک ہے۔ بجٹ میں اعانت کے علاوہ یوایس ایڈ پاکستان کو آئندہ پانچ برسوں کے دوران تعلیم، صحت عامہ، اقتصادی ترقی ، جمہوریت و بہتر نظم ونسق اور زلزلہ زدہ علاقوں میں تعمیر نو کے منصوبوں میں مزید ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد فراہم کررہا ہے۔

11 ِ ستمبر 2001ء کے بعد حکومت امریکہ نے قرضوں میں سہولت اور ہنگامی مالی امداد کے ذریعہ ،جس میں ادائیگیوں کے توازن اور بجٹ میں اعانت کیلئے 2002ء کے مالی سال کے دوران 600 ملین ڈالر کی نقد رقوم کی منتقلی بھی شامل تھی ، پاکستان کے ساتھ اپنے دوطرفہ تعلقات کو وسیع اور مستحکم کیا۔ 2003ء کے مالی سال میں حکومت امریکہ نے بجٹ میں براہ راست امداد کے بجائے قرضوں کی ادائیگی میں سہولت کی مد میں 188 ملین ڈالر فراہم کئے۔ 2004ء کے مالی سال میں حکومت امریکہ نے قرضوں کی ادائیگی میں سہولت کی مد میں 200 ملین ڈالر فراہم کئے۔

جون 2003ء میں صدر بش نے کیمپ ڈیوڈ میں صدر مشرف سے ملاقات کی اور وعدہ کیا کہ حکومت امریکہ آئندہ پانچ برسوں کے دوران پاکستان کیلئے اقتصادی اور فوجی امداد کے سلسلہ میں تین ارب ڈالر کی اضافی امداد (600 ملین ڈالر سالانہ) حاصل کرے گی اور یہ طے پایا کہ ہر سال 200 ملین ڈالر بجٹ میں اعانت کے طور پر فراہم کئے جائیں گے اور یہ امداد باہمی طور پر طے شدہ "مشترکہ مقاصد" کے لئے استعمال کی جائے گی۔ 2005ء اور 2006ء کے مالی سالوں میں حکومت امریکہ نے بجٹ میں اعانت کیلئے کل 400 ملین ڈالر کی امداد فراہم کی۔

امریکی نائب وزیر خارجہ رچرڈ باؤچر کوئٹہ میں الیکشن ڈیٹا ڈسپلے سینٹر کے دورہ کے دوران رائے دہندگان کی رجسٹریشن کے عمل کے مختلف مراحل کے حوالے سے ایک پوسٹر دیکھ رہے ہیں۔ صوبائی الیکشن کمشنر جاوید خورشید انہیں اس حوالے سے بریفنگ دے رہے ہیں۔ (فوٹو خبر و نظر)

امریکی ڈپٹی سیکریٹری آف اسٹیٹ جان ڈی نیگرو پونٹے 16 جون 2007ء کو اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں۔
(فوٹو خبر و نظر)

فوٹو گیلری

کراچی میں امریکی قونصل خانہ کے شعبہ امور عامہ کی افسر کیرن ہیمسوتھ 9 جون کو سوسائٹی فار پاکستان انگلش لینگویج ٹیچرز (SPELT) کی ایک تربیتی ورکشاپ سے خطاب کر رہی ہیں۔ (فوٹو خبر و نظر)

r Consulate's Principal Officer Lynne Tracy and NWFP Chief Secre-
.bzada Riaz Noor opening the exhibit at Sir Sahibzada Abdul Qayyum
at Peshawar University

نیویارک کی نمایاں عمارات

کی عکسی نمائش نے پاکستانی شائقین کومسحور کردیا

نیویارک شہر کی ممتاز عمارتوں اور غیر معمولی جائیدادوں کی 80 سے زیادہ تصاویر پر مشتمل ایک نمائش پاکستان کے چار شہروں میں منعقد کی گئی جسے شائقین کی ایک بڑی تعداد نے دیکھا۔ "نیویارک کی نمایاں عمارات" کے عنوان سے اس عکسی نمائش کا افتتاح اسلام آباد میں امریکی سفارتخانہ کی قائم مقام ڈپٹی چیف آف مشن سیسل شی اور وفاقی وزیر ثقافت جی جی جمال نے 23 مئی کو کیا۔

ہنرکدہ اکیڈمی آف وژیول اینڈ پرفارمنگ آرٹس اسلام آباد میں افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سیلسل شی نے کہا کہ اس نمائش سے شائقین کو نیویارک کی 1640ء سے لے کر آج تک کی تاریخ اور لوگوں کے متعلق معلومات میسر آئیں گی۔ اس نمائش میں مجسمہ آزادی، بروکلین کاپل اور نسبتاً کم معروف جگہیں جیسا کہ مین ہیٹن میں ریڈ لائیٹ ہاؤس وغیرہ کی تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں۔

لاہور میں نمائش کا افتتاح امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اور پنجاب کے وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی عبدالعلیم خان نے ٹولنگٹن ہال میں کیا جہاں یہ نمائش 6 جون سے 14 جون 2007ء تک جاری رہی۔ پشاور میں پرنسپل آفیسر لین ٹریسی اور صوبہ سرحد کے چیف سیکریٹری صاحبزادہ ریاض نور نے پشاور یونیورسٹی کے سر صاحبزادہ عبدالقیوم عجائب گھر میں کیا جہاں یہ نمائش 21 سے 28 جون تک جاری رہی۔ آرٹ کی ممتاز نقاد مارجوری حسین نے کراچی میں 7 جولائی کو وی ایم آرٹ گیلری میں اس نمائش کا افتتاح کیا اور یہ 12 جولائی تک شائقین فن کیلئے جاری رہی۔

یہ نمائش جس کیلئے مالی اعانت امریکی محکمہ خارجہ کے شعبہ تعلیمی وثقافتی امور اور Skopje میں امریکی سفارتخانہ نے کی ہے اور یہ نیویارک لینڈ مارک پریزرویشن ایکٹ کی 40 ویں سالگرہ کی تقریبات کے حوالے سے لگائی گئی تھی۔ نمائش میں شہری عمارات، فیکٹریوں، دفاتر ٹاورز، جامعات، عجائب گھر اور پارک سمیت مختلف عمارت کی تصاویر شامل ہیں۔

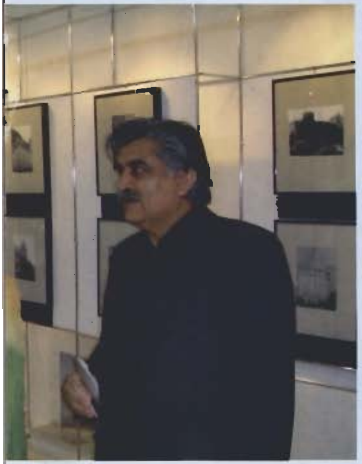

sion, Cecile Shea, and Chairman,
nd Performing Arts, Syed Jamal
exhibit in Islamabad on May 23.

Federal Minister for Culture G. G. Jamal speaking at the inaugural ceremony of the 'Landmarks of New York exhibit' in Islamabad

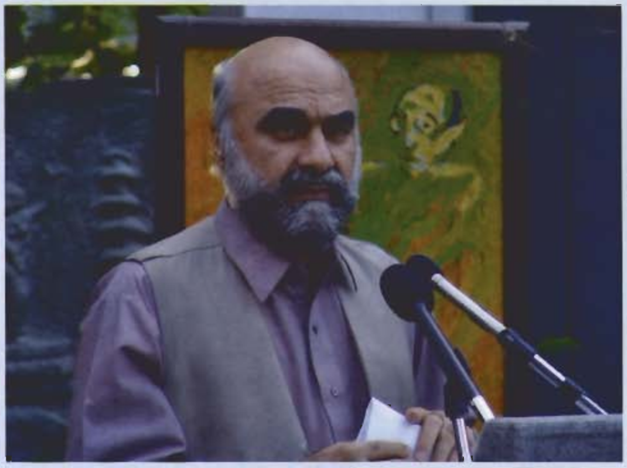

Pesha
tary S
Museu

Pakistanis Marvel at "Landmarks Of New York" Photo Exhibit

Over 80 photographs documenting some of New York City's most significant and unusual properties impressed Pakistani audiences in a four-city tour. "The Landmarks of New York" photo exhibit was launched with fanfare in Islamabad by U.S. Acting Deputy Chief of Mission Cecile Shea and the Federal Minister for Culture G. G. Jamal on May 23.

Speaking at the inaugural ceremony held at Hunerkada Academy of Visual and Performing Arts in Islamabad Cecile Shea said that the exhibition would offer viewers an opportunity to look into the history of New York and its people from the 1640's to the present day as it covered monuments like the Statue of Liberty and the Brooklyn bridges and lesser known objects like Red Lighthouse in Manhattan.

In Lahore, the exhibit was inaugurated by the U.S. Consulate Principal Officer Bryan Hunt and the Punjab Minister for Information Technology Abdul Aleem Khan at the Tollington Hall where it remained on display from June 6-14. In Peshawar Principal Officer Lynne Tracy and NWFP Chief Secretary Sahibzada Riaz Noor opened the exhibit at Sir Sahibzada Abdul Qayyum Museum, University of Peshawar where it ran from June 21-28. Eminent Art Critic Ms. Marjorie Husain inaugurated the exhibit at the VM Art Gallery in Karachi on July 7 which remained open till July 12.

The exhibition, sponsored by the U.S. Department of State's Bureau of Educational and Cultural Affairs and the U.S. Embassy in Skopje, celebrates the 40th anniversary of New York's Landmark Preservation Act. It features a diversity of photographs including civic buildings, factories, office towers, universities, museums, and parks etc.

U.S. Consulate Lahore's Principal Officer, Bryan Hunt, and Punjab Minister for Information Technology, Abdul Aleem Khan, inaugurating the photo exhibit in Lahore on June 7.

U.S. Acting Deputy Chief of M
Hunerkada Academy of Visual
Shah, having a look at the phot